حافظ ابن کثیرؒ اوران کی کتاب "الطبقات الشافعیہ" کا تعارف

تحریر:ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ و پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

مشہور تفسیر "ابن کثیر" کے مصنف علامہ امام حافظ ابن کثیرؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ علم و حکمت کی دنیا میں ہر ایک محقق و معلم اور مفسر و محدث ان کی شخصیت کو خوب جانتا ہے کہ آپ ایک اچھے مفسر، محقق و محدث اور مؤرخ ہیں۔ آپ کی کتب بطور حوالہ پیش کی جاتی ہیں۔

تعلیم و تربیت اور مختصر حالات زندگی

حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر ۷۰۰ھ یا اس کے قریب دمشق کی نزدیکی بستی مجدل میں پیدا ہوئے (۱) آپ کے والد کا انتقال آپ کے بچپن میں ہی ہو گیا تھا جبکہ آپ کی عمر صرف چار برس تھی۔ اس طرح آپ بچپن سے ہی باپ کی شفقت سے محروم ہو گئے، چنانچہ آپ کے تایا کمال الدین عبدالوھاب نے آپ کی پرورش کی (۲)

اساتذہ: آپ نے اپنی علمی زندگی کا آغاز قرآن مجید کے حفظ سے کیا اس کے بعد باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز کیا اور بلاد شام کے بڑے بڑے علماء کے ہاں شرف تلمذ حاصل کیا اور بہت سی کتب پڑھیں (۳) آپ کے بہت سے اساتذہ اپنے دور کے ائمہ تھے جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ۷۲۸ھ (۴) امام ذہبیؒ (۵) عفیف الدین اسحاق بن یحیی الامدی (۶) کمال ابو محمد عبدالوھاب الاسدی المعروف ابوقاضی شھبہ، وغیرہ بڑے معروف اور خاص طور پر قابل ذکر ہیں (۷) اس کے علاوہ ابوالحجاج یوسف بن عبدالرحمن المزی سے آپ نے بہت سی کتابوں کا سماع کیا نیز ان کی بیٹی زینب سے آپ کی شادی ہوئی (۸)

تلامذہ: آپ کے شاگردوں میں بھی بہت سے اپنے وقت کے مشہور و معروف علماء اور امام تھے جیسے شمس الدین محمد بن یوسف الطلاویؒ (۹)، شہاب الدین احمد بن اسماعیل بن خلیفہ الحسبانیؒ (۱۰) سعد الدین سعد بن یوسف النوویؒ (۱۱) اور محی الدین یحیی بن یوسف بن یعقوب السرجسیؒ (۱۲) وغیرہم۔

تالیفات: آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں زیادہ مشہور یہ ہیں:

۱۔تفسیرالقرآن العظیم: یہ ایک مشہورومعروف تفسیر ہے جسے ہر پڑھالکھا آدمی جانتا ہے اورامام صاحبؒ کے نام کے ساتھ یعنی "تفسیر ابن کثیر" سے معروف ہے اس کے غیر عربی زبانوں میں تراجم ہوچکے ہیں۔اس میں علامہ موصوف نے یہ نہج اختیار کیا ہے کہ آیات کی تفسیر آیات سے پھر احادیث اور دیگر روایات سے کرتے ہیں۔ محدثین نے اس کی بہت تعریف کی ہے(۱۳)

۲۔البدایہ والنہایہ: یہ ان کی تاریخ کے موضوع پر بڑی مشہور کتاب ہے اور اس فن میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔(۱۴)

۳۔النہایۃ فی الفتن والملاحم:(۱۵)

۴۔الباعث الحثیث الی معرفۃعلوم الحدیث: یہ اصول حدیث پر ایک مختصر مگر جامع کتاب ہے اور علامہ موصوف نے حافظ ابن صلاح کی "مقدمۃ ابن صلاح" کا تقریباً خلاصہ بیان کیا ہے تاہم اس میں ان کی طرف سے مفید اضافے ہیں(۱۶)

۵۔الفصول فی اختصارسیرۃ الرسول: یہ سیرت کے موضوع پر مختصرمگرجامع کتاب ہے(۱۷)

۶۔السیرۃ النبویۃ: یہ سیرت پر بڑی ضخیم کتاب ہے اس میں آنحضرت ﷺ کی مکمل اور مستند سیرت بیان کی گئی ہے(۱۸)

۷۔الاجتہادفی طلب الجہاد: یہ جہاد کے موضوع پر بہت اہم کتاب ہے۔

۸۔الطبقات الشافعیۃ:(۲۰)اس مقالے کا اصل موضوع یہی کتاب ہے۔ یہ ایک قلمی مخطوطہ ہے جسے چیسٹربیٹی کی لائبریری کی دبیز تہوں سے تلاش کیا گیا ہے۔ اس سے علمی دنیا میں ایک نیا اضافہ ہوگا۔ یہ دنیا میں واحد مخطوطہ ہے جس کا دوسرا نسخہ اور کہیں نہیں پایاجاتا۔ اس مخطوطہ کی تین جلدین ہیں پہلی جلدامام شافعی کی ذات،ان کے احوال اور ان کے ان فقہی مسائل سے متعلق ہے جس میں وہ دیگر تینوں ائمہ سے منفرد ہیں۔ اس مخطوطہ کے سرورق پر موٹے حروف میں لکھا ہے۔

"کتاب فیہ ترجمۃ الامام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رضی

اللّٰہ عنہ،(۲۱)تالیف الامام العالم الاوحدعمادالدین ابی الفداء اسماعیل بن عمربن کثیر الحنبلی الشافعی"

اسی صفحہ پر مندرجہ بالاعبارت کے نیچے اس سے کچھ کم جلی حروف میں یہ بھی لکھا ہے:

وفیہ ایضاطبقات الفقھاء من الشافعیۃ من زمن الشافعی الی عصرناھذالابن کثیرالمذکور"

اس سے نیچے یہ ہے"اثبتھافی کتابہ ھذامن الفقھاء تسع مائۃ وخمسین نفرا"

آخر میں بالکل نیچے یہ لکھا ہے:

وفیہ ایضاالحاق من کلام بعض المؤرخین مأئتان وعشرون نفراء(۲۲)

امام شافعیؒ کے احوال پر مشتمل کتاب کی ابتدا میں امام صاحبؒ کے احوال لکھے ہوئے ہیں اور اس میں مقدمہ اس طرح ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. الحمدللہ وحدہ وصلاتہ علی خیر خلقہ سیدنامحمد،الحمدللّٰہ الذی رفع قدر العلماء وجعلھم بمنزلۃ النجوم فی السماءوخصھم بمیراث الانبیاء فیماخلفوہ من محکم الاوامروالنواھی الخ"(۲۳)

اس کتاب کے لکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ چونکہ اہل علم کا مقام بہت بلند ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ان کی گواہی کو اپنی گواہی اور فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ملا کر ان کی قدرومنزلت کو واضح کیا ہے۔ دنیا میں یہ بہت بڑی فضیلت کا مقام ہے۔اس لئے میں نے اہل علم میں سے امام شافعی کی قدرومنزلت اور علم کی بنا پر ان کے احوال واعمال پر لکھنا پسند کیا ہے۔ پھر ان کے بعد ان کے ساتھیوں اور مصنفین کے احوال اس زمانے تک لکھوں گا(۲۴)

امام ابن الکثیرؒ نے اس کتاب کو چند فصلوں میں تقسیم کیا ہے اور ان میں سب سے پہلے امام شافعیؒ کا نسب بیان کرتے ہوئے انہیں قریشی لکھا ہے اور یہ کہ ان کا نسب رسول اللہ ﷺ سے عبد المناف یا قصی سے جاملتا ہے۔(۲۵)

پھر اس میں ایک فصل ایسی ہے جس میں انہوں نے امام شافعیؒ کی تاریخ پیدائش ۱۵۰ھ لکھی ہے اور ان کی جائے پیدائش، تربیت گاہ اور بچپن وجوانی کے احوال لکھے ہیں(۲۶)

امام شافعیؒ کے حالات زندگی کے بارے میں جو بعض غلط روایاتِ ان سے منسوب کی گئی ہیں انہوں نے ان کی بھی تردید کی ہے مثلاً امام شافعیؒ کے ساتھ ایک غلط روایت یہ منسوب کی جاتی ہے کہ امام صاحبؒ چار سال تک اپنی ماں کے پیٹ میں رہے یہاں تک کہ امام ابو حنیفہؒ فوت ہوگئے یا یہ کہ جس دن امام شافعیؒ پیدا ہوئے اسی دن امام ابو حنیفہؒ فوت ہوگئے" تو اسی بارے میں امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

فكلام سخيف وليس بصحيح" (۲۷)

پھر آپ لکھتے ہیں کہ پہلے امام شافعی کو شعروں کا شوق تھا پھر فقہ وغیرہ اور دیگر علوم کی طرف ان کا رجحان ہوگیا (۲۸)

اس میں ایک فصل امام صاحبؒ کے طلب علم اور نجران میں ان کی ولایت کے بارے میں لائے ہیں (۲۹) جہاں امام صاحبؒ کچھ عرصہ حکمران رہے اس میں یہ بھی ہے کہ امام صاحب نے موطا امام مالک کو امام مالک کے ہاں جا کر پڑھا (۳۱) نیز امام محمد بن حسنؒ کے ساتھ ان کے بعض مناظروں کا بھی ذکر ہے (۳۲)

پھر ایک فصل میں قرات حدیث اور فقہ میں ان کے اساتذہ کا ذکر ہے (۳۳)

چنانچہ اس میں مذکور ہے کہ قرأت میں امام صاحبؒ کے استاد اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطینؒ ہیں (۳۴) جبکہ حدیث میں ان کے اساتذہ کی ایک جماعت ہے جن میں معروف سفیان بن عیینہ، اسماعیل بن علیہ البصری، ابو حمزہ انس بن عیاض اللیثیؒ اور امام مالک بن انس رحمہم اللہؒ ہیں (۳۵) اور فقہ میں ان کے اساتذہ میں مسلم بن خالد الزنجی، سفیان بن عیینہؒ اور امام مالکؒ قابل ذکر ہیں۔

امام صاحبؒ کے شاگردوں کا بھی ایک وسیع سلسلہ ہے اور بڑے بڑے امام اور فقیہ آپ کے شاگردوں کی صف میں شامل ہیں۔ جن میں امام احمد بن حنبل کا نام گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ (۳۶)

چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ نے امام صاحبؒ کے بارے میں یہ فرمایا:

"عرف قدر الشافعي بما عنده من الفقه" (۳۷)

اسی طرح ایک فصل امام صاحبؒ کے فضائل اور ان کے بارے میں دیگر ائمہ کے تعریفی اقوال کے بارے میں ہے (۳۸)

امام احمد بن حنبلؒ نے حدیث

"ان اللہ تعالی یقیض فی رأس کل مائۃ سنۃ رجلا یعلم الناس دینھم"

کے متعلق فرمایا ہے کہ پہلے سو سال میں عمر بن عبدالعزیزؒ اور دوسرے سو سال میں امام شافعیؒ اس حدیث پر پورے اترتے ہیں (۳۹)

امام سفیان بن عیینہؒ نے جب آپ کی وفات کا سنا تو یہ فرمایا:

"ان کان مات ابن ادریس فقدمات افضل اھل زمانہ" (۴۰)

حافظ امام صاحبؒ کے بارے میں کہتے ہیں:

فلم اراحسن تالیفامن الشافعی ، کان کلامہ نظم در الی در" (۴۱)

ایک فصل ان کی کتاب وسنت سے معرفت اور اتباع س متعلق ہے (۴۲)

اس سلسلے میں امام شافعیؒ کا یہ قول نہایت ہی اہم ہے:

"کلماقلت فکان عن النبی صلی اللہعلیہ وسلم خلاف قولی ممایصح فحدیث رسول اللہصلی اللہعلیہ وسلم اولی" (۴۳)

اور مزید فرمایا:

اذا وجدتم سنۃ فاتبعوھاولاتقلدونی" (۴۴)

ایک سرخی ان کے عقائد میں کلام سے متعلق ہے (۴۵) آپ نے فرمایا:

لوعلم الناس مافی الکلام فی الاھوأ لفروامنہ کما یفر من الاسد (۴۶)

امام شافعیؒ کے یہ مشہور الفاظ بھی نقل کئے گئے ہیں:

"علیکم بأصحاب الحدیث فانھم اکثرالناس صواباً

اور فرمایا:

اذا ارأیت الرجل من اصحاب الحدیث فکأنمارأیت رجلا من اصحاب النبی صلی اللہعلی وسلم جزاھم اللہ خیرا حفظوالنا الاصل فلھم علیناالفضل (۴۷)

پھر ایک فصل ان کے اوصاف واخلاق جلیلہ سے متعلق ہے (۴۸) اس میں ان کی علمی عظمت ،ایام العرب، ایام الاسلام، علم میں ان کا مقام ، علم الانساب میں ان کی فضیلت سخاوت میں ان کی بڑائی اور ان کی فصاحت وبلاغت کا ذکر ہے (۴۹)

پھر ایک فصل امام صاحبؒ کی رحلت کے بارے میں ہے(۵۰)جس میں بیان کیا گیا ہے کہ امام صاحبؒ کی وفات ۲۰۴ھ میں ہوئی(۵۱) بعد ازاں ان سے متعلق مختلف اقوال مذکور ہیں۔

پھر ایک فصل ایک حدیث سے متعلق لائے ہیں جو اپنی سند سے امام شافعیؒ نے بیان کی ہے(۵۲)اس فصل کے آخر میں لکھا ہے:

"عن رسول اللّٰہصلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فضل صلواۃ الرجل فی الجماعۃ علی صلواۃ وحدہ بخمس وعشرین جزءا"(۵۳)

اس میں ان تمام مسائل کا ذکر ہے جن میں امام شافعیؒ دیگر تینوں ائمہ سے مختلف ہیں۔ ان مسائل میں پہلا مسئلہ "ماء الشمس" کے استعمال کی حدیث ہے(۵۴) باقی اور کئی مسائل ہیں مثلاً ایک مسئلہ زوال کے بعد روزہ دار کیلئے مسواک کے استعمال کا ہے (۵۵)اور ایک مسئلہ عورت اور آدمی دونوں پر ختنہ کے وجوب کا ہے(۵۶)اور ایک مسئلہ آیت وضو کے عموم کی وجہ سے یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کو محض چھولے تو اس پر غسل واجب ہے(۵۷)اس کے علاوہ امام صاحبؒ نے اذان کے انیس کلمات ترجیع کے ساتھ حضرت ابو محذورہ کی حدیث کے حوالے سے بیان کئے ہیں جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک سترہ کلمات ہیں یعنی تکبیر دودفعہ اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک پندرہ کلمات ہیں (۵۸)سجدہ سھو کے بارے میں امام شافعیؒ کا خیال ہے کہ وہ سنت ہے جبکہ امام احمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر نماز میں کمی واقع ہوئی ہو تو واجب ہے وگرنہ سنت ہے(۵۹)

اسی طرح امام شافعیؒ کے نزدیک عیدین میں تکبیر تحریمہ (پہلی تکبیر) کے بعد پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات ہیں جبکہ امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک پہلی رکعت میں چھ اور دوسری میں پانچ ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے تین اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین ہیں (۶۰)زکواۃ کے معاملے میں امام شافعیؒ دیگر ائمہؒ کے خلاف نصاب کی تکمیل کیلئے سونے کو چاندی کے ساتھ ملانے کے حق میں نہیں ہیں(۶۱)

پھر ایک مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی عورت پر جبر کر کے اس سے زنا کیا گیا ہو اور وہ خواہ

جاگ رہی ہو یا سو رہی ہو تو امام صاحبؒ کے نزدیک اس کا روزہ خراب نہیں ہوگا (۶۲) عید الاضحیٰ کی قربانی کے بارے میں امام صاحبؒ کا مسلک ہے کہ یوم النحر کے بعد تین دن ہیں جبکہ دیگر ائمہؒ کے نزدیک دو دن ہیں (۶۳) اسی طرح امام صاحبؒ کے نزدیک کسی چھوٹی لڑکی (نابالغ) کو مجبور کر کے نکاح نہیں کیا جاسکتا، اصحاب احمد کا بھی یہی مسلک ہے جبکہ امام ابو حنیفہؒ، امام مالک اور امام احمدؒ کے مسلک کی ایک جماعت اسے جائز سمجھتی ہے (۶۴) اس کے بعد جنایات سے متعلق بیان ہے (۶۵) اور آخر میں کتاب الحدود والاقضیہ ہے (۶۶) پھر اسی کتاب کے آخر میں یہ لکھا ہے:

"وهذا ماتيسرجمعه ههنا على وجه الايجاز والا ختصار، لاعلى سبيل الاطناب والاسهاب فمابسط ذلک وتقديره فله موضع آخر وباللهالثقة وعليه التكلان انه كريم وهاب والحمدللهوحده وصلى اللهعلى سيدنامحمد وآله وصحبه وسلم تسليماكثيرا (٦٧)

امام ابن کثیرؒ کی کتاب طبقات الفقہاء الشافعین کے ٹائیٹل پر اس کتاب کا نام اور مؤلف کا نام لکھا ہوا ہے (۶۸) اور اس کی ابتداء اس طرح ہے۔

بسم اللهالرحمن الرحيم.رب يسر واعن بحولک وقوتک ياكريم"

پھر حمد و ثنا کے بعد لکھا ہے: یہ اصحاب الطبقۃ الاولی کے تراجم ہیں جو امام شافعیؒ سے نقل کرتے ہیں۔ ان کی ترتیب حروف معجم کے لحاظ سے ہے (۶۹) اس کے بعد تحریر ہے کہ ان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جو اس مسلک (شافعی) سے منسلک ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں جبکہ بعض کم شہرت یافتہ ہیں اور بعض کے متعلق شک ہے کہ وہ ان کے مسلک کے ہیں یا نہیں۔ بعض غیر مشہور مسلک شافعی سے متعلق ہونے کی وجہ سے مشہور ہیں، ایک جماعت ائمہ حدیث کی ہے، ان کا ترجمہ اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ وہ امام شافعیؒ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ امام صاحبؒ کے مسلک کے لوگ معروف ہیں اگر کہیں غموض ہوا تو اس کی وضاحت موجود ہے (۷۰)

۱۔ ان میں پہلے ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان ابو ثور الکلبی البغدادی الفقیہ ہیں۔ انہوں نے امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے طبقہ کے لوگوں سے فقہ حاصل کی۔ احمد بن حنبل کے اساتذہ سے انہوں نے روایت کی، ان سے امام ابوداؤدؒ، ابن ماجہ امام مسلمؒ نے

الجامع الصحیح کے علاوہ روایت کیا ہے۔امام ابوحاتم رازی اور دیگر ائمہ نے ابھی ان سے روایت کی(۷۱)ان کی وفات ۲۴۰ھ میں ہوئی(۷۲)

۲۔ دوسرے صاحب ابراہیم بن محمد بن العباس بن عثمان بن شافع المکی،امام شافعیؒ کے چچازاد بھائی ہیں۔ انہوں نے امام شافعیؒ سے روایت کی،ان سے امام ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں اور امام مسلمؒ نے اپنی غیر صحیح میں روایت کی (یعنی کسی دوسری کتاب میں)امام نسائیؒ نے ایک اور آدمی کے واسطہ سے ان سے روایت کیا ہے۔ بقی بن مخلد اندلسی نے ان سے روایت کیا اور یعقوب بن شیبہ السدوسیؒ نے روایت کیا۔امام احمد،امام نسائیؒ،دارقطنی اور ابوحاتم ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کی وفات ۲۸۷ھ یا ۲۸۸ھ میں ہوئی(۷۳)

۳۔ پھر ابراہیم بن محمد بن حزم مصری ہیں، ان کے بارے میں امام ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

اظنه كان هو مصرى ولكن لم اره فى تاريخ ابن يونس والله اعلم"

انہوں نے امام شافعیؒ سے آیت "کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون" سے متعلق تفسیر بیان کرتے ہوئے نقل کیا ہے کہ امام صاحبؒ کے خیال میں لوگ(مومن)حالت رضا میں اپنے رب کو دیکھیں گے(۷۴)

۴۔ پھر ابراہیم بن المنذر بن عبداللہ بن المنذر الاسدی الحزامی المدنی ہیں جو مشہور امام ہیں۔ ان سے امام بخاری نے اپنی الجامع الصحیح میں،امام ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں، امام عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی نے اپنی مسند میں،ابوحاتم رازی اور ابوزرعہ رازی نے روایت کی ہے(۷۵)امام ابوحاتم رازی ،یحیی بن معین اور امام نسائی ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ان کی وفات ۲۳۶ھ میں حج سے واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ میں ہوئی(۷۶)

۵۔ پھر امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق بڑی تفصیل سے لکھا ہے کہ وہ بھی امام شافعیؒ کے شاگرد تھے۔ ان سے امام شافعیؒ خود بھی روایت کرتے ہیں(۷۷)امام علی بن المدینی لکھتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبلؒ کو مارا گیا اور قید کیا گیا تو ان کی طرح دین اسلام کی خاطر کسی نے استقامت نہیں دکھائی(۷۸)انہوں نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے جس میں امام احمد بن حنبلؒ،امام شافعی اور امام مالکؒ تینوں متفق ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ۔

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا:مومن کی روح پرندہ کی شکل میں ہوتی ہے جو جنت کے درختوں میں لٹکتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی قیامت کے روز اسے اس کے جسم کی طرف

لوٹادے گا(٧٩)اس حدیث کو ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ صحیحین میں بھی اس کے شواھد موجود ہیں(٨٠)

اس طرح تمام فقہاء شافعیہ کے بارے میں بیان ہے اور ان کے مختصر حالات زندگی اور وفات کا ذکر ہے۔ پھر ان کے اساتذہ وتلامذہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات ان کتب کا بھی ذکر کرتے ہیں جن سے یہ مواد حاصل کیا ہے مثلاً احمد بن عبدالعزیز کے ترجمہ میں ابواسحاق کی الطبقات کا ذکر کیا ہے(٨١)

اسی طرح محمد بن محمد بن ادریس الشافعیؒ امام صاحبؒ کے بیٹے کے حالات بھی لکھے ہیں وہاں یہ لکھا ہے: قال ابوسعید بن یونس فی تاریخ مصر(٨٢) یعنی کتاب کا ذکر کیا ہے۔ بعد ازاں دوسرے طبقہ کا ذکر کیا ہے جو امام شافعیؒ کو نہیں ملے اور ان کی وفات کا سلسلہ ٣٠٠ھ تک گیا ہے۔ ان میں پہلے امام احمد بن شاکر بن ایوب ابوالحسن المروزی ہیں(٨٣) آخری یعقوب بن یوسف بن یعقوب نیسابوری ہیں، ان کی وفات ٢٨٧ھ میں ہوئی(٨٤)

پھر تیسرے طبقے کے اصحاب کا ذکر ہے جو ٣٠١ھ سے ٣٢٥ھ تک ہے(٨٥) پھر تیسرے طبقے کا دوسرا دور ہے جو ٣٢٦ھ سے ٣٥٠ھ تک ہے(٨٦) اس کے بعد چوتھے طبقے کا پہلا دور ہے جو ٣٥١ھ سے ٣٧٠ھ تک ہے(٨٧) پھر چوتھے طبقے کا دوسرا دور ٣٧١ھ تا ٤٠٠ھ ہے(٨٨) بعد ازاں پانچویں طبقے کا پہلا دور ٤٠١ھ تا ٤١٠ھ ہے(٨٩) پھر پانچویں طبقے کا دوسرا دور ٤١١ھ تا ٤٢٠ھ ہے(٩٠) پھر پانچویں طبقے کا تیسرا حصہ ٤٢١ھ تا ٤٤٠ھ ہے(٩١) اس کے بعد پانچویں طبقے کا چوتھا حصہ ٤٤١ھ تا ٤٥٠ھ ہے(٩٢) دوسری جلد کے آخری فقیہہ عمر بن الحسن بن عبد اللہ الاصفہانی الفقیہہ الشافعی الاصولی المتکلم ہیں جن کی وفات ٧٢٢ھ میں ہوئی(٩٣)

کتاب کے آخر میں لکھا ہے:

"وافق الفراغ من نساختہ بعد صلوٰۃ الظھر من الاثنین من غر الوسطی من شھر جمادی الاخری سنۃ سبع واربعین وسبعمائۃ وذلک فی الحرم الشریف النبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ وصحبہ "(٩٤)

الحواشی

۱. ابن حجر،الدررالکامنہ:۱/۳
۲. ابن کثیر،البدایۃ والنہایہ:۱۴/۳۲
۳. ایضاً:۱۴۹
۴. ابن تغری بردی،النجوم الزاہرۃ(ترجمہ امام ابن تیمیۃ) :۹/۲۷۱، البدایۃ والنہایہ:۱۴/۱۴۵
۵. صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی، نکت الہمیان فی نکت العمیان:۲۴۱ صفدی، الوافی بالوفیات،۶۳،۲(ترجمہ امام ذہبی)
۶. ابن کثیر،البدایۃ والنہایہ:۱۴/۱۹۱
۷. ابن کثیر،البدایۃ والنہایہ:۱۴/۱۲۰،الدررالکامنۃ:۱/۳۹۹
۸. ابن کثیر،البدایۃ والنہایہ:۱۴/۱۲۶،ابن حجر،انباء الغمر بانبناء العمر:۱/۴۵
۹. النجوم الزاہرہ:۱۵/۲۰۷،عبدالرحمن السخاوی:الضوء اللامع :۱۰/۹۰
۱۰. الضوء اللامع:۳/۲۵۴،انباء الغمر:۵/۱۰۰
۱۱. ابن العماد الحنبلی :شذرات الذہب:۱۷/۱۰۸،الضوء اللامع:۱/۲۳۷
۱۲. شذرات الذہب:۶/۳۳۶.
۱۳. کئی مرتبہ چھپ چکی ہے.
۱۴. مطبوعہ
۱۵. مطبوعہ
۱۶. مطبوعہ
۱۷. مطبوعہ
۱۸. مطبوعہ

۱۹. مطبوعه
۲۰. مکتبہ چیسٹربیٹی مطبوعہ فہرست
۲۱. غندف الکتاب
۲۲. ایضاً
۲۳. کتاب فیه ترجمة الامام الشافعی :ق(ورقه) ۲ الف)
۲۴. ایضاً
۲۵. ایضاً
۲۶. ایضاً:ق۳أ
۲۷. ایضاً
۲۸. ایضاً:ق۳ب
۲۹. ایضاً
۳۰. ایضاً
۳۱. ایضاًق۴ب
۳۲. ایضاً
۳۳. ایضاً ق۵ أ
۳۴. ایضاً
۳۵. ایضاً
۳۶. ایضاًق ٦ أ
۳۷. ایضاً ق٦ب
۳۸. کتاب فیه ترجمه الامام الشافعی:ق۸ ب
۳۹. ایضاً ق۹ الف
۴۰. ایضاً
۴۱. ایضاً:ق۱۱ب
۴۲. ایضاً
۴۳. ایضاً ق۱۳الف
۴۴. ایضاً
۴۵. ایضاً
۴۶. ایضاً

۴۷. ایضاًق ۱۳الف
۴۸. ایضاً:ق ۱۵ الف
۴۹. ایضاً:ق۱۵ ب
۵۰. ایضاً:ق۲۰ ب
۵۱. ایضاً:ق۲۲ ب
۵۲. ایضاً:ق ۲۳ ب
۵۳. ایضاً:ق۲۴ الف
۵۴. ایضاً
۵۵. ایضاً:ق۲۴ ب
۵۶. ایضاً
۵۷. ایضاً
۵۸. ایضاً:ق۲۵ الف
۵۹. ایضاً:ق۲۶ الف
۶۰. ایضاً:ق۲۷ الف
۶۱. کتاب فیۃ ترجمۃ الامام شافعی (دورقه)ق۲۸ الف
۶۲. ایضاً:ق۲۸ ب
۶۳. ایضاً:ق۳۰ ب
۶۴. ایضاً:ق۳۳ الف
۶۵. ایضاً:ق۳۵ الف
۶۶. ایضاً:ق ۳۶ ب
۶۷. ایضاً:ق۳۷ ب
۶۸. کتاب طبقات الفقہاءالشافعی
۶۹. ایضاً:ق ۱ الف
۷۰. ایضاً
۷۱. ایضاً
۷۲. ایضاً
۷۳. ایضاً:ق ۱ ب
۷۴. ایضاً

۷۵. ایضاً: ق۲ الف
۷۶. ایضاً
۷۷. ایضاً
۷۸. ایضاً: ق ۲ ب
۷۹. ایضاً: ق ۳ الف
۸۰. ایضاً
۸۱. ایضاً: ۴ ب
۸۲. ایضاً: ق۱۲ الف
۸۳. ایضاً: ق۱۴ الف
۸۴. ایضاً: ق۲۰ ب
۸۵. ایضاً
۸۶. ایضاً: ق ۳۳ الف تا ۴۱ ب
۸۷. ایضاً: ق۴۱ ب تا ۴۷ ب
۸۸. ایضاً: ق۴۷ ب تا ۵۶ ب
۸۹. ایضاً: ق ۵۶ ب تا ۶۱ ب
۹۰. ایضاً: ق ۶۱ ب تا ۶۴ ب
۹۱. ایضاً: ق ۶۴ ب تا ۶۹ الف
۹۲. ایضاً: ق ۸۹ الف تا ۴۷ الف
۹۳. ایضاً: ق ۲۳۰ ب
۹۴. ایضاً: ق۲۳۰ ب تا آخر